

41017-دعا میں حد سے تجاوز

سوال

کچھ لوگ تفصیلات بیان کر کے دعائیں مانگتے ہیں، مثلاً: وہ کہتے ہیں: یا اللہ مجھے رنگین ٹی وی عطا فرما، فرنشڈ مکان عطا فرما، فلاں چیز فلاں خوبیوں کی حامل عطا فرما، تو اس پر میں نے کہا: یہ کہیں دعائیں حد سے تجاوز نہ ہو۔ اس لیے اگر کوئی شخص مکہ شریف میں ہو اور دن بھی رمضان کے ہوں تو دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگتے ہوئے تفصیلات مت بیان کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعاؤں پر اکتفا کرے، میں آپ کی ویب سائٹ پر آئی تاکہ دعائیں حد سے تجاوز کے بارے میں پڑھ سکوں لیکن مجھے اس بارے میں کوئی تفصیلی جواب نظر نہیں آیا، تو میں چاہتی ہوں کہ آپ اس حوالے سے تفصیل کے ساتھ جواب مہیا فرمائیں۔

پسندیدہ جواب

محترمہ سائلہ بن! اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنے محبوب اور پسندیدہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ لوگ دعائیں نہیں کرتے حالانکہ دعا بہت بڑا ہتھیار ہے، اور دعا بھی عبادت ہے۔

جیسے کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دعا عبادت ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَقَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَاتٍ مِّنَ الْآيَاتِ الَّتِي يَخْتَارُ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ سَبْعًا مِّنَ الْآيَاتِ﴾

ترجمہ: اور تمہارے رب نے کہا: تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہارے لیے دعا قبول کروں گا؛ یقیناً جو لوگ میری عبادت سے تنجبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

[غافر: 60] البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں صحیح سنن ترمذی: (2685)

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: (اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں) اس حدیث کو البانی نے حسن قرار دیا ہے، صحیح سنن ترمذی: (2684)

ایک اور روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔) البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں صحیح سنن ترمذی:

(2686)

لہذا جب آپ کو دعا کی فضیلت میں یہ احادیث معلوم ہو گئی ہیں تو آپ کثرت سے دعائیں مانگیں۔

دوم:

دعا کے آداب اور کچھ ممنوعہ چیزیں ہیں، انہیں اختصار کے ساتھ ہم درج ذیل سطور میں بیان کرتے ہیں:

1- اپنے لیے دعا سے آغاز کریں۔

2- دعائیں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔

3- دعا کرنے والا مکمل طہارت کی حالت میں ہو۔

4- دعا کرتے ہوئے قبلہ رخ بیٹھیں۔

5- اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُضْيَةً﴾** یعنی: تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور آہستہ آواز میں پکارو۔ [الأعراف: 55] ابن قیم رحمہ اللہ اس حوالے سے لکھتے ہیں: دعائیں گڑگڑا کر دعا نہ کرنا بھی دعا کی حدود سے تجاوز ہے۔ دیکھیں: بدائع النوائد (12/3)

6- اللہ تعالیٰ سے خوب اصرار کے ساتھ دعا مانگیں۔

7- دعا کی قبولیت کے لیے جلد بازی مت کریں، جیسے کہ صحیح بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہیں کرتا، اور کہتا ہے: میں نے دعائیں تو کی ہیں لیکن قبول ہی نہیں ہوتیں!) اس حدیث کو امام بخاری: (6340) اور مسلم: (2735) نے روایت کیا ہے۔

چنانچہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو تین میں سے ایک صورت میں ضرور قبول ہوگی، یہ تینوں صورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں موجود ہیں کہ: (کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور اس کی دعا میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور دیتا ہے: یا تو اس کی دعا فوری قبول فرماتا ہے، یا پھر اسے آخرت کے لیے ذخیرہ فرماتا ہے، یا پھر اس کی طرف سے اتنی ہی برائی مال دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے کہا: تب تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگیں گے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ دے گا۔) اس حدیث کو امام احمد: (10749) اور ترمذی: (3573) نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے مشکاة المصابیح: (2199) میں صحیح کہا ہے۔

8- دعا کرتے ہوئے خیال کرے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، جیسے کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے دعا کی اور دعائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ پھر اسے بلایا اور اسی شخص کو یا کسی اور کو مخاطب کر کے کہا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثناء سے آغاز کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، اور پھر جو چاہے مانگے۔

البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیں: صحیح سنن ترمذی: (2765)

سوم:

دعائیں حد سے تجاوز متعدد صورتوں میں ہوتا ہے، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- دعا مانگتے ہوئے تفصیلات بیان کرنا، جیسے کہ سوال میں بھی ذکر ہے کہ: "یا اللہ! مجھے رنگین ٹی وی عطا فرما، فرنشڈ مکان عطا فرما، فلاں چیز فلاں خوبیوں کی حامل عطا فرما۔" اس لیے دعا مختصر اور جامع الفاظ میں کرنی چاہیے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کی بھلائی اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے، جیسے کہ سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہتے ہوئے سنا: "یا اللہ! میری دعا ہے کہ میں جب جنت میں داخل ہوں تو دائیں جانب سفید محل عطا فرما۔" تو انہوں نے کہا کہ: بیٹا! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کرو؛ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: (میری امت میں ایسی قوم ہوگی جو طہارت اور دعائیں حد سے تجاوز کرے گی۔) اس حدیث کو ابوداؤد: (096) نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح کہا ہے۔

2- ایسی چیز کی دعا کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں، یا پھر ایسی چیز مانگے جو حرام کا ذریعہ ہو؛ کیونکہ وسائل کا حکم بھی وہی ہوتا ہے جو مقاصد کا ہو۔ جیسے کہ بدائع النوائد (12/3) میں ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

اس لیے جو چیز کسی حرام کام کا ذریعہ ہو تو وہ ذریعہ بھی حرام ہے۔

عام طور پر ٹیلی ویژن کو لوگ غلط چیزیں سننے اور دیکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اگر دعائیں گننے والے کا تعلق بھی اسی قسم کے لوگوں سے ہے تو اس کے یہ الفاظ بھی دعائیں حد سے تجاوز شمار ہوں گے؛ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے گناہ کا ذریعہ بننے والی چیز کا سوال کر رہا ہے۔

چنانچہ اس مکمل تفصیل کے بعد واضح ہو گیا کہ سوال میں مذکور دعا، دو اعتبار سے حد سے تجاوز پر مشتمل ہے :

پہلی وجہ: کہ دعائیں تفصیل بہت زیادہ ہے۔

دوسری وجہ: دعائیں حرام عمل کا ذریعہ بننے والی چیز کا مطالبہ ہے، اور وسائل کا حکم بھی مقاصد والا ہوتا ہے۔

دوسری صورت اس وقت ہوگی جب دعائیں ٹیلی ویژن طلب کرنے والا شخص اسے غلط استعمال کرے، اکثر و بیشتر لوگ ٹی وی کو غلط ہی استعمال کرتے ہیں۔